بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء عظام ان مسائل کے بارے میں؟

① کیا جمعۃ المبارک کے دن دیہات میں ظہر کی اذان و جماعت کروائی جائے؟ نیز مشہور ہے کہ ایسے گاؤں میں ظہر کی جماعت اس وقت کھڑی کی جائے جب شہر میں جمعہ کا خطبہ ختم ہو جائے۔ بیّنوا توجروا

② تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں ہر نماز کے وقت ۱۰ سے ۱۵ ہزار نمازیوں کی تعداد ہوتی ہے۔ اذان و نماز کیلئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ پورے مرکز میں اذان کی آواز پہنچانے کیلئے پانچ جگہ اذان ہوتی ہے۔ اس کی صورت یوں ہوتی ہے کہ مسجد کیلئے ایک اذان کو اصل شمار کیا جاتا ہے اور بقیہ کو فرع۔ اس حال میں کہ سب سے پہلے اذان دینے والا جب کلمات اذان کے دوران وقفہ کرتا ہے تو وقفے کے دوران دوسرے مؤذنین بولتے ہیں۔ اس طرح یہ صورتاً نماز میں مکبر کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس صورت کو شریعت میں کیا حیثیت حاصل ہے؟ اتنے کثیر مجمعے میں اگر صرف ایک اذان ہو اسپیکر کے بغیر تو کیا حکم ہے چاہے آواز پہنچے یا نہ پہنچے اس حال میں کہ مجمع کو نماز کے وقت کا پتہ ہو۔ نیز خیر القرون میں اتنے بڑے مجمعوں میں اور اسلاف کے دروس میں (جسمیں شرکاء کی تعداد ہزاروں بلکہ لاکھوں تک مسموع ہے) اذان کی آواز پہنچانے کا کیا طریقہ استعمال کیا جاتا تھا۔ وضاحت فرمائیں۔

③ کیا شمائل کبریٰ نامی کتاب (۱۲ یا ۱۳ جلدوں میں) معتبر ہے؟ کیا اسمیں موجود تمام روایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کہلائیں گی مطلب ان کو سنت طریقہ کہہ کر لوگوں کو بتلایا جا سکتا ہے؟ مکمل وضاحت فرمائیں عنداللہ ماجور ہوں

فقط والسلام محمد راشد
مدرسہ عربیہ رائے ونڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ مذکورہ صورت میں چونکہ دیہات والے شہر والوں کے تابع نہیں ہیں، لہذا وہ ظہر کی نماز کے وقت اذان دیکر اپنی جماعت کروائیں گے اور ضروری ہے کہ وہ شہر میں خطبہ ختم ہونے کا انتظار کریں گے درست نہیں ہے۔

فی الہندیہ: ج ۱ ص ۱۴۵

ومن لاتجب علیہم الجمعۃ من اہل القری والبوادی لہم أن یصلوا الظہر بجماعۃ یوم الجمعۃ باذان واقامۃ۔

۲۔ تبلیغی مرکز رائیونڈ میں متعدد مؤذنوں کے آذان کا جو طریقہ رائج ہے وہ درست ہے اور اگر صرف ایک آذان سے لوگوں کے مجمع کو بلائے تو بھی کافی ہے اگر چہ سب کو آذان کی آواز نہ پہنچے اور لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا بھی بلاکراہت جائز ہے۔

فی الشامیۃ ج ۱ ص ۳۹۰

مطلب فی أذان الجوق فائدۃ أخری ذکر السیوطی أن أول من أحدث أذان اثنین معا بنوأمیۃ اھ الی قالہ واذا أذن المؤذنون الأذان الأول ترک الناس البیع ذکر المؤذنین بلفظ الجمع إخراجاً للکلام مخرج العادۃ فان المتوارث فیہ اجتماعہم لتبلغ أصواتہم الی أطراف المصر الجامع اھ قنیۃ ودلیل علی أنہ غیر مکروہ لان المتوارث لایکون مکروھاً۔ (کذافی فتاوی محمودیہ ۱۶/۲۱۸)

۳۔ شمائل کبری نام کی کتاب ہمارے پاس نہیں ہے ~~[illegible]~~ اسلئے بغیر دیکھے اسکے بارے میں کوئی رائے دینا مشکل ہے۔ واللہ اعلم

محمد حسان سکھروی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۹-۱۲-۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

محمود عبدالمنان [illegible]

۲۹-۱۲-۱۴۲۶ھ